ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری

سی بی ایس چینل کی دہشت گردی'
مسلمانوں کا تعاقب اور جیری فال ویل کی معافی

یہ رمضان المبارک سے پہلے کا واقعہ ہے کہ C.B.S. News (سی بی ایس نیوز) چینل کے مشہور پروگرام 60 Minutes (سکسٹی منٹس) میں امریکی پادری Jerry Falwell (جیری فال ویل) نے رحمت عالم، معلم اخلاق، باعث تخلیق کائنات حضرت محمد الرسول ﷺ کی شان میں گستاخانہ انداز میں بات کو اور آپ کو نعوذ باللہ بدامن Terrorist (ٹیرارسٹ) کہا۔ ادھر یہ بات ٹی وی پر نشر ہوئی ادھر امریکہ اور کینیڈا میں بالخصوص اور ساری دنیا کے مسلمانوں میں بالعموم اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ مسلم تنظیمات نے فوراً ہی اس بات پر ردعمل کا اظہار کیا۔ اخبارات و رسائل میں مضامین پریس ریلیز اور مراسلوں کا آغاز کیا اور ساتھ ہی پرامن احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ بھی شروع کیا۔

11 ستمبر 2001ء کے سانحہ کے بعد امریکہ میں مسلم کمیونٹی ڈری ڈری اور سہمی سہمی سی ہے لیکن اس ملعون کے گستاخانہ الفاظ پر مسلم کمیونٹی، بالخصوص پاکستانی حضرات نے C.B.S کے دفتر کے سامنے مظاہرہ کیا اور اپنی دینی حمیت و غیرت کا عملی ثبوت پیش کیا۔ جس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ امریکی پادری جیری فال ویل کی دریدہ ذہنی کے جواب میں اگرچہ یہ احتجاج ناکافی ہے۔ تاہم اس سے یہ امید پیدا ہو چلی ہے کہ پاکستانی مسلمان امریکہ میں آباد ہونے یا رہنے کے لئے اتنی بھاری قیمت ادا کرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں۔ اگر اس احتجاجی مظاہرے میں لاکھوں مسلمان شرکت کر لیتے تو یہ پراگندہ اور منتشر مسلم دنیا کے نیویارک شہر میں اتحاد کی خبر بن سکتی تھی۔ اس احتجاجی مظاہرے میں غالب اکثریت پاکستانی مسلمانوں کی تھی اگر اس مظاہرے میں دیگر مسلم ممالک کے افراد بھی بھرپور طریقے سے شامل ہوتے تو سی بی ایس اور دریدہ ذہن معلون پادری کو مسلمانوں کے پیغام کی بھرپور دہشت کا اندازہ ہو جاتا۔ اس مظاہرے میں امریکہ اور نیویارک میں مقیم عرب مسلمانوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے عرب بھائی اب روز محشر حضرت اسرافیل کی آواز پر ہی اٹھیں گے۔ ان مظاہروں کا ایک فائدہ یہ ہوا ہے کہ برصغیر کے ان مسلمانوں نے جو امریکہ میں مقیم ہیں خوف و ڈر کی چادر اتار پھینکی ہے اور معلون پادری جیری فال ویل بھی یہ سمجھ گیا ہے کہ مسلمان اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کی شان میں کسی قسم کی گستاخانہ بات کو برداشت نہیں کریں گے۔

دکھ کی بات یہ ہے کہ سیاہ فام مسلمانوں کی کسی بھی تنظیم نے زبانی کلامی احتجاج کی ضرورت بھی محسوس نہیں

کی۔ لوئس فراخان جیسے شعلہ بیان مبلغ اور آگ لگا دینے والے مقرر نے بھی احتجاج کے دو الفاظ تک ادا نہیں کئے۔ لوئس فراخان وہ شخص ہے جس نے چند سال پیشتر یہودی مذہب کو لٹر کا مذہب اور ہٹلر کو عظیم انسان کہہ کر اسلام اور مسلمانوں کے نام پر بٹہ لگایا تھا۔ عالی جاہ محمد کے اس پیروکار کو معلم اخلاق حضرت محمد الرسول ﷺ کی نصیحت معلوم نہ تھی کہ تم کسی کے جھوٹے دین کو بھی توہین نہ کرو تا کہ وہ تمہارے سچے دین کی توہین نہ کر سکے۔

نیشنل کونسل آف چرچز نے متفقہ طور پر پادری جیری فال ویل کے بیان جس میں اس نے رسول اللہ ﷺ کو (نعوذ باللہ) دہشت گرد کہا تھا اس کی مذمت کی ہے۔ پروٹسٹنٹ انجلیکن آرتھوڈاکس وغیرہ سب عیسائی فرقوں نے جیری فال ویل کے اس بیان کی مذمت کی اور اس پر شدید تنقید کی ہے۔ اور صدر بش سے کہا کہ وہ بھی اس کی مذمت میں بیان جاری کریں۔ اس کے علاوہ امریکہ کی مختلف عیسائی مذہبی تنظیمات نے بھی پادری کے اس بیان پر تنقید کی ہے۔ اس سے پہلے بھی ریورینڈ وائن نے بھی اس قسم کی بکواس کی تھی اس وقت بھی ردعمل ہوا تھا مگر اتنا نہیں۔ بعض اوقات غیر مسلم اپنی مشہوری اور اپنی دوکان چمکانا کے لئے ایسی قبیح حرکت کرتے ہیں۔ ریورینڈ وائن غیر معروف آدمی تھا اس کوئی جانتا بھی نہیں تھا۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ وہ چرچ سے ریٹائرڈ ہو چکا تھا۔ حالانکہ اس نے پادری جیری فال ویل سے زیادہ زہر آلود اور نفرت انگیز باتیں کی تھیں۔ اس کا مقصد خود کو منظر عام پر لانا بھی تھا۔

پادری جیری فال ویل امریکی صدر مسٹر جارج بش کے بہت قریب ہے فلسطین اور اسرائیل سے متعلق پالیسی پر اس کا بڑا اثر ہے۔ اس کے علاوہ جیری فال ویل کے پیروکار دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں اس معلون جیری فال ویل کی اس حرکت پر احتجاج کے دوران ہندوستان میں نو مسلمانوں کو ہندوؤں نے شہید کر دیا۔ اس پر احتجاج کی وجہ سے کشمیر میں بھی مسلمان مارے گئے۔

اس امریکی قدامت پسند پادری جیری فال ویل نے مسلمانوں کے عالم گیر سطح پر احتجاج کی وجہ سے پیغمبر اسلام حضرت محمد الرسول ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی پر مسلمانوں سے معافی مانگ لی ہے۔ جیری فال ویل نے لنچ برگ (ورجینیا) سے اپنے جاری کردہ بیان میں کہا کہ میں سی بی ایس کے پروگرام **60** منٹ کی نشریات میں اپنے انٹرویو میں اپنے ان نکات کے بارے میں جو لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کی دل آزاری کا باعث بنے ہیں معافی کا خواستگار ہوں۔

اگر چہ مسیحی دنیا کے اس غیر ذمہ دار پادری نے اپنے گستاخانہ کلمات پر معافی مانگ لی ہے۔ لیکن سی بی ایس ٹی وی چینل نے ابھی تک معافی نہیں مانگی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ سی بی ایس کا کردار نہایت ہی بھیانک اور مجرمانہ ہے۔ جیری فال ویل کا دیگر مذاہب اور ان کے پیشواؤں کے بارے میں کیا نظریہ ہے یہ اس کا ذاتی معاملہ ہے۔ اور اپنے عقائد اور نظریات کے لئے وہ کسی کے آگے جوابدہ نہیں۔ لیکن جب اس کا یہ نظریہ یا عقیدہ سی بی ایس کے چینل سے

نشر ہوکر ایک ارب سے زائد مسلمانوں کی دل آزاری کا سبب بنتا ہے تو جیری فال ویل کا ذاتی عقیدہ یا نظریہ سی بی ایس کا نظریہ یا عقیدہ بن جاتا ہے۔ اس لئے سی بی ایس ٹی وی چینل پر بھی لازم ہے کہ جس طرح پادری جیری فال ویل نے پوری امت مسلمہ سے معافی مانگی ہے وہ بھی پوری مسلم امہ سے معذرت کرے بلکہ جیری فال ویل کو معافی اور معذرت کے لئے بھی پیش کرے جس طرح اہانت رسولؐ کے لئے پیش کیا تھا۔

معروف مورخ Karen Ara Strongs نے اپنی کتاب ''محمد'' میں لکھا ہے کہ جب مسلمانوں نے اسپین پر قبضہ کیا جس کی اکثریت عیسائی تھی اس وقت کی انتہا پسند عیسائی اپنے آپ کو قابل گردن زدنی کروانے کے لئے مساجد کے سامنے آکر رسول اکرم ﷺ کی شانِ اقدس میں نازیبا کلمات کہتے تھے تاکہ ان کو موت کی سزا ہو جائے اور وہ انہی لوگوں یعنی عیسائیوں میں سرخرو اور زندہ جاوید ہو جائیں۔ اس روایت کو ختم کرنے کے لئے اس وقت عیسائی پادریوں اور مسلمانوں کے علماء اور مبلغین نے بہت اہم کردار ادا کیا اگرچہ اس وقت بھی عیسائیوں میں مسلمانوں کے خلاف نفرت کا زہر پھیلانے کے لئے جیری فال ویل جیسے پادری موجود تھے۔

کیرن آرم اسٹرانگ نے برٹش کامن لاء کی بات نہیں کی جس میں Blasphamy Law پہلے ہی موجود تھا۔ جس کے مطابق کوئی شخص خواہ وہ عیسائی ہو یا نہ ہو حضرت عیسیٰ کے خلاف کوئی نازیبا کلمات نہیں کہہ سکتا تھا اور اگر کہتا تو سزا کا مستوجب گردانا جاتا۔ اور اس کو سزا ملتی۔ وہ بلاس فیمی قانون آج بھی موجود ہے۔ یہی قانون پاکستان میں توہین رسالت کا قانون بن گیا ہے۔ کیونکہ پاکستان پینل کوڈ برٹش کامن لاء پر مبنی ہے۔

اب ایک سوال یہاں ذہنوں میں یہ ابھرتا ہے کہ جیری فال ویل، ریورینڈ وائن، ملعون سلمان رشدی، ملعونہ تسلیمہ نسرین اور اس قماش کے دیگر لوگوں میں فرق کیا ہے؟ سلمان رشدی اور اس قماش کے دیگر ملعون جن کا تعلق مسلم ممالک سے ہے بکاؤ مال ہیں۔ معلون سلمان رشدی کی کتاب Satanic Verses کو عام مسلمانوں نے نہیں پڑھا ہے۔ یہ کتاب پہلے انگلینڈ میں چھپی مگر اس کی کوئی پذیرائی نہیں ہوئی۔ پھر اس کتاب کے ناشر نے ایک کھیل کھیلا کہ کتاب کا امریکن ایڈیشن آنے سے پہلے مساجد اور اسلامک سینٹرز اور اسلامی تنظیمات کو اس کتاب کے بارے میں خبر پہنچائی کہ ''اس کتاب میں معلون سلمان رشدی نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ہرزہ سرائی کی ہے اور ان کے اصحاب کرام کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ غیر مہذب سوقیانہ اور خطرناک ہے۔ لہذا اس نوٹس لیا جائے۔ آزادی تحریر و تقریر کے نام نہاد پجاری، مغربی اذہان سے متاثر انسانی حقوق کے نام نہاد نام لیوا والیسٹر کا یہ فقرہ بڑے زور و شور سے پیش کرتے ہیں کہ ''تم نے جو کچھ بھی لکھا ہے میں اس سے متفق نہیں ہوں مگر میں تمہاری آزادی تحریر کی اپنی جان سے زیادہ حفاظت کروں گا'' میں کہتا ہوں کہ بھاڑ میں جائے ایسی آزادی تحریر و تقریر جس سے دنیا کے اربوں لوگوں کی دل شکنی اور دل آزاری ہو۔ مغربی دنیا کو مسلمانوں کو نیچا دکھانے کا یہ موقع ہاتھ آ گیا کہ تمہارا اپنا مسلمان کتنا سستا بکاؤ مال ہے۔

شہرت اور دولت کے لئے سب کچھ کرسکتا ہے۔ سلمان رشدی کی دنیاوی وقعت میں مزید اضافہ آیت اللہ خمینی کے فتویٰ سے ہوا جس میں انہوں نے اس کا سر کی قیمت لگادی۔ معلون سلمان رشدی اب بھی دندناتا پھر رہا ہے۔ اس کو تحفظ حاصل ہے۔ اس کی کتاب ساری دنیا میں لاکھوں کے حساب سے بک گئی۔ وہ امیر اور مشہور ادیب بن گیا۔

جیری فال ویل کا بیان صرف ایک ٹی وی انٹرویو ہی نہ تھا بلکہ یہ مسلمانوں کی دینی حمیت و غیرت اور نبی آخرالزمان حضرت محمد ﷺ کے ساتھ ان کی محبت کو ٹسٹ کرنے کے لئے تھا۔ گویا یہ ایک ٹسٹ کیس تھا کہ کیا مسلمان 11 ستمبر کے واقعہ کے بعد جس سے دنیا میں بڑی تبدیلیاں آئی ہیں اب بھی پہلے کی طرح غیرت مند ہیں یا ......

ایک عام مسلمان نے ناموسِ نبوی ﷺ پر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرکے یہ ثابت کردیا ہے کہ عام مسلمان میں رسول اکرم ﷺ کی ناموس پر مر مٹنے کے لئے ابھی غیرت موجود ہے۔ ان شہداء کا لہو ملعون جیری فال ویل کی گردن پر ہے اگر بین الاقوامی اسلامی آرگنائزیشنز نے اپنا کوئی لیگل سیل بنایا ہوتا تو جیری فال پر قتل کا مقدمہ چل سکتا تھا مگر کیا کریں   ع   حمیت نام تھا جس کا گئی تیمور کے گھر سے

ضرورت اس امر کی ہے کہ یورپ اور امریکہ میں مسلم تشخص، اسلام اور مسلمانوں کی بقاء کے لئے ضروری ہے کہ بین الاقوامی میڈیا پر سیرت النبی ﷺ کے پروگرام منعقد ہوں۔ امریکی، یورپی اداروں میں، اسکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں میں، تھنک ٹینک اور دیگر اداروں میں جب تک یہ کام نہیں ہوگا لوگوں کو کیسے علم ہوگا کہ آپ ﷺ صرف مسلمانوں کے ہی نبی نہیں بلکہ وہ رحمۃ للعالمین ہیں۔ یہی بات علامہ اقبال نے فرمائی ہے ؎

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کردے   دہر میں اسمِ محمدؐ سے اجالا کردے

مغربی دنیا، خصوصاً مغربی میڈیا کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ہمارے نبی اکرم ﷺ ایسے معاشرے میں آئے جس میں بیٹیوں کو زندہ درگور کردیا جاتا تھا۔ اس معاشرے میں حضور ﷺ نے Women Rights (وومن رائٹس) کی بات کی۔ جہاں قتل جرم ہی نہیں سمجھا جاتا تھا، وہاں امن و سلامتی کا معاشرہ قائم کیا۔ جس مکرم و محترم ہستی نے زندگی بھر اپنی اونٹنی کو تازیانہ نہ مارا ہو، اسے نعوذ باللہ ''دہشت گرد'' کہنا بدترین صحافتی ''دہشت گردی'' ہے۔ ہمارے نبیؐ نے مدینہ اور اس کے اطراف میں رہنے والے یہودیوں اور عیسائیوں کو مکمل تحفظ دیا، اور جب حجاز مقدس کا میڈیا حضور ﷺ کے ہاتھوں میں تھا تو آپ نے اسے دیگر مذاہب کے خلاف استعمال نہیں کیا۔ امریکی میڈیا آئے دن مسلمانوں کے خلاف مسلسل زہر اگل رہا ہے، ملعون جیری فال ویل کہتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ محبت کا پیغام لائے تھے، اور نعوذ باللہ حضرت محمد ﷺ نے محبت کے بجائے نفرت کا پیغام عام کیا......

جیری فال ویل کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ تورات اور انجیل میں احمد مرسل کی آمد کی پیشنگوئی کی گئی ہے اور دونوں مذکورہ انبیاء حضور اکرم کی آمد کی خبریں دیتے رہے ہیں اور ہمارے نبیؐ سے محبت کا دم بھرتے رہے ہیں۔ (بقیہ صفحہ نمبر ۵۶ پر)